بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۹۴ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ — بشارات عظیمہ کی تعبیر: عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم سہ شنبہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۳/۱۸ — ۱۸ تبلیغ ۱۳۴۳ہش — ۴ شوال ۱۳۸۳ھ — ۱۸ فروری ۱۹۶۴ء — نمبر ۴۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۱۷ فروری بوقت ۸½ بجے صبح

پرسوں بعد دوپہر سے حضور کو نزلہ کی شکایت شروع ہو گئی جس کے باعث رات نیند نہیں آئی اور کل دوپہر تک بہت بے چینی رہی، دوپہر کے بعد سے بے چینی تو کم ہے مگر کمزوری ہے، نزلہ کی تکلیف ابھی چل رہی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین اللّٰھم آمین

حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ کی صحت کے متعلق اطلاع

لاہور ۱۷ فروری بوقت ۷ بجے صبح بذریعہ فون

حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ کی صحت کے متعلق آج صبح کی تازہ اطلاع مظہر ہے کہ:

"طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ دوائی کے بغیر نیند آجاتی ہے۔ بے چینی اور زخم میں درد کی تکلیف بھی پہلے سے کم ہے اور عام حالت بہتر ہو رہی ہے۔"

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

۴۴ بِسْمِ اللّٰہِ الْبَرِّ الْکَرِیْمِ
یَا حَفِیْظُ یَا عَزِیْزُ یَا رَفِیْقُ
یَا وَلِیُّ اِشْفِ
اِمَامَنَا شِفَاءً کَامِلًا
عَاجِلًا وَمَتِّعْ بِطُوْلِ
حَیَاتِہٖ

دُعا۔ دُعا اور پھر دُعا

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

جلسہ سالانہ ۱۹۶۳ء کے بعد ماہ جنوری ۱۹۶۴ء کے شروع میں حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز المصلح الموعود کو انفلوئنزا کا سخت حملہ ہوا اور حضور کئی روز بیمار رہے۔ پھر انفلوئنزا کے بعد کی کمزوری کافی دن تک چلتی رہی اور اب دو روز سے پھر حضور کو نزلہ وغیرہ کی دوبارہ تکلیف شروع ہے۔ عام کمزوری بھی بہت ہو گئی ہے جو فکر کا باعث ہے۔ نیز کچھ عرصہ سے بعض دوستوں کو کچھ منذر خوابیں بھی آئی ہیں جو مزید تشویش کا باعث ہیں۔

پس میں ہر مخلص احمدی سے نہایت درد بھرے دل کے ساتھ درخواست کرتا ہوں کہ آج کل نہایت عجز و انکسار کے ساتھ اور بہت التزام کے ساتھ حضرت اقدس کی کامل شفایابی اور حضور کی زندگی میں برکت کے لئے دعائیں کریں، اور ان ایام میں حضور کی لمبی زندگی کے لئے حسب توفیق زیادہ سے زیادہ صدقہ و خیرات دینے کا انتظام کریں۔ حضرت امیر المومنین کا وجود جماعت کے لئے ایک بہت بابرکت اور رحمت کا وجود ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے مصلح موعود والی پیشگوئی میں الہاماً فرمایا۔ پس اگرچہ حضور طبعی تقاضوں کے تحت کچھ عرصہ سے بیمار اور صاحب فراش ہیں مگر حضور کی زندگی جماعت کے لئے بہت خیر و برکت اور ایک تعویذ کا حکم رکھتی ہے۔

ان حالات میں جماعت کے ہر مخلص احمدی کا فرض ہے کہ وہ ہر وقت حضور کی شفایابی اور درازی عمر کے لئے نہایت تضرع کے ساتھ دعاؤں میں لگا رہے۔ اور جماعتیں اپنے اپنے مقام پر اجتماعی دعاؤں اور صدقات کا بھی خاص انتظام کریں نیز توبہ و استغفار اور درود شریف اور تسبیح و تحمید کو حرز جان بنا لیں، تا ہمارا آسمانی آقا ہماری تضرعات کو قبول فرمائے اور ہمارے پیارے امام کو صحت اور لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

احباب جماعت کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہمارا یہ ایمان ہے کہ دعا اور صدقہ و خیرات سے بلائیں ٹل سکتی ہیں جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

"خدا تعالیٰ نے انسان کے قضاء و قدر کو مشروط کر رکھا ہے جو توبہ، خشوع، خضوع سے ٹل سکتی ہیں"

پھر فرماتے ہیں:

"حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ جب صبر اور صدق سے دعا انتہا کو پہنچے تو وہ قبول ہو جاتی ہے۔ دعا، صدقہ اور خیرات سے عذاب کا ٹلنا ایسی ثابت شدہ صداقت ہے جس پر ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی کا اتفاق ہے۔" (ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۵۸)

اگر حضرت یونس علیہ السلام کی قوم جو کافر تھی اور جس نے آپ کا انکار کیا مگر پھر عذاب کی پیشگوئی دیکھ کر ساری کی ساری قوم اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ استغفار کرتے ہوئے گر گئی اور ان کا عذاب ٹل گیا تو ہم جو زمانہ کے امام پر ایمان لانے والے ہیں، اگر اسی طرح گریہ و زاری کرتے ہوئے اپنے آسمانی آقا کے حضور سجدہ ریز ہوں گے تو کیا وہ اپنے فضل اور رحم کے ساتھ ہماری طرف رجوع نہیں کرے گا اور ہمارے پیارے امام کو شفا اور لمبی زندگی عطا نہیں کرے گا۔ کرے گا اور یقیناً کرے گا۔ ہمیں صرف تضرع اور خشوع و خضوع کے ساتھ انفرادی طور پر اور اجتماعی طور پر اس کے حضور گر جانا چاہئے۔

پس احباب جماعت اس عاجز کی یہ درخواست پڑھیں اور پھر پڑھیں اور دعائیں کریں۔ اور دعائیں کریں اور پھر دعائیں کریں اور صدقات و خیرات دیں، تا ہمارا آقا در توانا خدا اپنے فضل و رحم کے ساتھ ہماری طرف رجوع کرے اور ہمارے محسن امام کو جس نے اپنی تمام عمر دین اسلام کی سربلندی اور جماعت کی بہبودی اور افراد جماعت کی بہتری کے لئے دعاؤں اور کوششوں میں گزاری کامل شفا اور بے حد لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

قوم احمد جاگ تو بھی جاگ اس کے واسطے
ان گنت راتیں جو تیرے درد میں سویا نہیں

بِسْمِ اللّٰہِ الْکَافِیْ بِسْمِ اللّٰہِ الشَّافِیْ
بِسْمِ اللّٰہِ الْغَفُوْرِ الرَّحِیْمِ — ۴۴

درخواست دعا۔ صاحبزادی سیدہ امۃ الجمیل بیگم صاحبہ کی بچی عزیزہ سعدیہ بعارضہ خناق بیمار ہے احباب جماعت دعائے صحت کریں

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۸ فروری ۱۹۶۳ء

رہتی دنیا تک زندہ نشاں

مصلح موعود کی پیشگوئی میں اللہ تعالیٰ مصلح موعود کا ایک یہ نشان اور وصف بھی بتاتا ہے کہ

"وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت اور غیوری نے اسے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم ہوگا اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔"

ہم یہاں اس عظیم نشان کے ثبوت میں صرف سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر اور تحریر پیش کرتے ہیں۔ امور مہمہ کی گتھیوں کے حل میں جو راہ نمائی اور قابلیت آپ نے دکھائی ہے وہ جماعت کا ہر فرد جانتا ہے، وہ ایسی باتیں ہیں جن کا ہر احمدی کارکن کو ذاتی تجربہ ہے جہاں تک دنیوی تعلیم کا تعلق ہے۔ آپ نے میٹریکولیشن تک ہی سکول میں حاضری دی اور حالت یہ تھی کہ شاید ہی آپ نے کسی جماعت کا امتحان پاس کیا ہو۔ مگر علمی اور دینی زندگی میں جو شخص بھی کسی کام کے تعلق میں آپ کے نزدیک ہوا ہے۔ آپ کی تبحر علمی کا عالم دیکھ کر حیرت زدہ رہ جاتا ہے۔ قرآن کریم آپ نے بے شک سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول سے پڑھا۔ لیکن باقی دینی اور دنیوی علوم میں کسی استاد کے سامنے زانوئے تلمذ طے نہیں کیا۔ مگر فلسفہ ہو یا ریاضی کوئی فنی مسئلہ ہو یا تنظیمی جدید ہو یا قدیم الغرض کوئی علمی مسئلہ ہو آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسی ذہانت اور فہم عطا ہوا ہے کہ ان علوم کے ماہرین آپ کے سامنے طفل مکتب نظر آنے لگتے ہیں۔ لطف یہ ہے کہ آپ تمام علوم کے مسائل قرآن کریم کی آیات کے ذریعہ حل فرماتے ہیں اور دہریہ سے دہریہ شخص بھی خاموش ہو جاتا ہے۔ کیا یہ بات آپ کے کلمۃ اللہ ہونے پر دلالت نہیں کرتی۔

آپ کلمۃ اللہ ہیں یہ امر جیسا کہ ہم نے لکھا ہے آپ کی تقریروں اور تحریروں سے ہمیشہ تک ایک نشان عظیم کی صورت میں ظاہر و باہر رہے گا۔ آپ نے اپنے خطبات میں علوم ظاہری و باطنی کے ایسے دریا بہائے ہیں کہ رہتی دنیا تک انسانی ذہن کے کشت زار ان سے سیراب ہوتے رہیں گے وہ کونسی دینی اور دنیوی حکمت ہے جو احادیث و قرآن کریم کی روشنی میں آپ نے اپنے اس بے بہا ذخیرہ میں جمع نہیں کر دی۔

آج شاید ہم اس کا صحیح اندازہ نہیں کر سکتے۔ لیکن ہمیں یقین ہے کہ جو شخص علم کے اس بحر ذخار کو دیکھے گا۔ جو آپ نے اپنے خطبات اور تصانیف میں بند کر دیا ہے وہ حیرت زدہ رہ جائے گا اور شاید یقین نہ کرے کہ یہ صرف ایک ہی انسان کا کارنامہ ہے وہ ضرور سمجھے گا کہ ایک انسانی دماغ سے اتنا صحیح اور غیر محدود ذخیرہ علوم کس طرح ظہور پذیر ہو سکتا ہے۔ سچی بات یہ ہے کہ آج بھی ہم جب کبھی آپ کے کسی خطبہ کا مطالعہ کرتے ہیں تو اس کو ایک شہ پارہ سمجھنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ اور جی چاہنے لگتا ہے کہ اس کو حرز جان بنا لیا جائے۔ اور باقی ہر ایک بات سے آنکھ بند کر لی جائے۔ ایسا ہی ہر خطبہ کے مطالعہ کے وقت ہوتا ہے۔ جتنی بار پڑھئے نیا لطف اس میں آتا ہے اور دل پکارنے لگتا ہے۔

دامانِ نگہ تنگ و گلِ حسنِ تو بسیار
گلچینِ بہارِ تو ز داماں گلہ دارد

ہاتھ کنگن کو آرسی کیا؟ کوئی خطبہ پڑھیے الفضل کا کوئی خطبہ نمبر اٹھا لیجئے۔ اور مطالعہ کیجئے کوئی مسئلہ ہو آخری کلمہ پائیں گے الفاظ وہی معمولی الفاظ ہیں مگر ہر لفظ آپ کی زبان سے نکل کر ایک قندیل بنتا چلا جاتا ہے جس سے حکمت کا نور چھن چھن کر آپ کے ذہن پر پھیل جاتا ہے۔ سادہ الفاظ سیدھے سادے فقرے ان میں یہ اعجاز کہاں سے آگیا ہے؟

ایک بہت بڑے مخالف صحافی کا ذکر ہے کہ آپ کی علمی تقریر سنکر راقم الحروف سے کہنے لگا کہ اس کا اثر زائل کرنے میں اس کو کئی مہینے لگ جائیں گے۔ لیکن ہمیں یقین ہے کہ وہ مہینوں میں کیا سالوں میں بھی زائل نہیں کر سکا۔ راقم الحروف نے آپ کی پہلی تقریر ۱۹۳۹ء کے جلسہ جوبلی میں سنی۔ اس وقت یہ غیر احمدی تھا اس کا اثر سمیٹے ہوئے واپس جا رہا تھا کہ ٹرین میں آپ کی عظیم تقریر "انقلاب حقیقی" پڑھنا شروع کی۔ نئی زمین اور نیا آسمان بنتا چلا گیا۔۔ اس کتاب میں آپ نے بتایا ہے کہ حقیقی انقلاب انبیاء علیہم السلام ہی دنیا میں لاتے رہے ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تک آپ نے بڑے بڑے ادوار کی تفصیل اس انداز سے بیان فرمائی ہے کہ ابتدائے آفرینش سے لیکر آج تک کے ارتقائے حیات کا نقشہ کھینچکر آنکھوں کے سامنے رکھ دیا ہے۔ کمال یہ ہے کہ ہر دعوے کو قرآن کریم کی آیات سے ثابت کیا ہے اور پھر اس کی تطبیق زمانہ حال کے سائنسدانوں اور ماہرین علوم طبقات الارض کی تحقیقات کے یقینی نتائج سے کی ہے۔ کتاب کو پڑھ کر ہی اس کا صحیح عرفان ہو سکتا ہے

آپ نے اپنی غیر محدود ذہانت اور فہم کے جو کرشمے اپنی زندگی میں دکھائے ہیں ان کو الفاظ میں محصور کرنا ہماری طاقت سے باہر ہے۔ تاہم آپ کی تصانیف اور خطبات رہتی دنیا تک ایک نعمت غیر مترقبہ ثابت ہوں گے دینی علوم کا آئندہ مورخ ہی اس عظیم ذخیرہ کی قدر و قیمت پا سکے گا۔ یقیناً دینی علوم کے ارتقا میں یہ ایک مینار روشنی ہے جو اللہ تعالیٰ نے کھڑا کیا ہے۔ صرف تفسیر کبیر ہی ایک ایسا کارنامہ ہے کہ صدیاں جس کی نظیر پیش نہیں کر سکتیں۔ آئندہ کا کوئی محقق اس کو بنیاد بنائے بغیر آگے چل نہیں سکتا۔ وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لے گا کہ اللہ تعالیٰ کی یہ بات کہ "وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت اور غیوری نے اسے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین اور فہیم ہوگا اور دل کا حلیم ہوگا۔ اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ذات میں پوری ہوئی اور وہی وہ مصلح موعود ہے۔ جس کی پیشگوئی اللہ تعالیٰ سے خبر پاکر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کی اور آپ کی ذات پر کلمۃ اللہ کے الفاظ چسپاں ہوتے ہیں۔ اور پیشگوئی کے باقی الفاظ انکی تفصیل ہیں۔ جو آپ نے اپنے عظیم علمی کارناموں کی صورت میں دنیا کے سامنے رکھی ہے۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔

گلستاں میں گل کھلے تیرے لئے

گلستاں میں گل کھلے تیرے لئے
گل کو رنگ و بو ملے تیرے لئے

لالہ و گل - یاسمین و نسترن
پیرہن کیا کیا سلے تیرے لئے

تیری خاطر رقص میں آئی صبا
شاخ پر پتے ہلے تیرے لئے

دیکھتے ہی تجھ کو سب جاتے رہے
دل میں تھے لاکھوں گلے تیرے لئے

ہے بڑا تنویر دنیا سے الگ
ختم ہیں سب سلسلے تیرے لئے

عہدِ حاضر اور احمدی نوجوان

تقریر محترم مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ بر موقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۳ء

(۴)

حضرت صاحبزادہ سید عبد اللطیف صاحب شہید

(۲) حضرت صاحبزادہ سید عبد اللطیف صاحب رئیس اعظم خوست ملک افغانستان آپ ریاست کابل میں کئی لاکھ روپیہ کی جاگیر رکھتے تھے۔ اور اپنے فضائل علمی اور تقوے کی وجہ سے گویا تمام سرزمین کابل کے پیشوا تھے۔ قریباً پچاس برس کی عمر تک تنعم اور آرام کی زندگی بسر کی اور بہت سے اہل و عیال اور عزیز و فرزند رکھتے تھے۔ ایسی حالت میں آپ کے پاس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعوےٰ پہنچا۔ اس کا جو نتیجہ ہوا اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود تحریر فرماتے ہیں:۔

"انہی دنوں میں جبکہ متواتر یہ وحی خدا کی مجھ پر ہوئی اور نہایت زبردست اور قوی نشان ظاہر ہوئے اور دعویٰ مسیح موعود ہونے کا دلائل کے ساتھ دنیا میں شائع ہوا۔ خوست علاقہ حدود کابل میں ایک بزرگ تک جن کا نام اخوند زادہ مولوی عبد اللطیف ہے کسی اتفاق سے میری کتابیں پہنچیں اور وہ تمام دلائل جو عقل اور نقل اور تائیدات سماوی سے میں نے اپنی کتابوں میں لکھے تھے وہ سب دلیلیں ان کی نظر سے گزریں اور چونکہ وہ بزرگ نہایت پاک باطن اور اہلِ علم اور اہلِ فراست اور خدا ترس اور تقوےٰ شعار تھے اس لئے ان کے دل پر ان دلائل کا قوی اثر ہوا اور ان کو اس دعوے کی تصدیق میں کوئی دقت پیش نہ آئی اور ان کی پاک کانشنس نے بلا توقف مان لیا کہ یہ شخص منجانب اللہ اور یہ دعوےٰ صحیح ہے۔ تب انہوں نے میری کتابوں کو نہایت محبت سے دیکھنا شروع کیا اور ان کی روح جو نہایت صاف اور مستعد تھی میری طرف کھنچی گئی یہاں تک کہ ان کے لئے بغیر ملاقات کے دور بیٹھے رہنا نہایت دشوار ہو گیا۔ آخر اس زبردست کشش اور عشق اور محبت اور اخلاص کا نتیجہ یہ ہوا کہ انہوں نے اس غرض سے کہ ریاست کابل سے اجازت حاصل ہو جائے حج کے لئے مصمم ارادہ کیا اور امیر کابل سے اس سفر کے لئے درخواست کی۔ چونکہ وہ امیر کابل کی نظر میں ایک برگزیدہ عالم اور تمام علماء کے سردار سمجھے جاتے تھے اس لئے نہ صرف ان کو اجازت ہوئی بلکہ امداد کے طور پر کچھ روپیہ بھی دیا گیا۔ سو وہ اجازت حاصل کر کے قادیان میں پہنچے۔ اور جب ان سے میری ملاقات ہوئی تو قسم اس خدا کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ میں نے انکو اپنی پیروی اور تصدیق میں ایسا فنا شدہ پایا کہ جس سے بڑھ کر انسان کے لئے ممکن نہیں اور جیسا کہ ایک شیشہ عطر سے بھرا ہوا ہوتا ہے۔ ایسے ہی میں نے انکو اپنی محبت میں بھرا ہوا پایا۔ اور جیسا کہ ان کا چہرہ نورانی تھا ایسا ہی ان کا دل مجھے نورانی معلوم ہوتا تھا۔ اس بزرگ مرحوم میں نہایت قابلِ رشک یہ صفت تھی کہ درحقیقت وہ دین کو دنیا پر مقدم رکھتا تھا اور درحقیقت ان راستبازوں میں سے تھا جو خدا سے ڈر کر اپنے تقوے اور طاعت الٰہی کو انتہا تک پہنچاتے ہیں اور خدا کے خوش کرنے کے لئے اور اس کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے اپنی جان اور عزت اور مال کو ایک ناکارہ خس و خاشاک کی طرح اپنے ہاتھ سے چھوڑ دینے کو تیار ہوتے ہیں۔ اس کی ایمانی قوت اس قدر بڑھی ہوئی تھی کہ اگر میں اس کو ایک بڑے سے بڑے پہاڑ سے تشبیہ دوں تو میں ڈرتا ہوں کہ میری تشبیہ ناقص نہ ہو۔ اکثر لوگ باوجود بیعت کے اور باوجود میرے دعوے کی تصدیق کے پھر بھی دنیا کو دین پر مقدم رکھنے کے زہریلے تخم سے بکلی نجات نہیں پاتے بلکہ کچھ ملونی ان میں باقی رہ جاتی ہے۔ اور ایک پوشیدہ بخل خواہ جان کے متعلق ہو خواہ آبرو کے متعلق اور خواہ مال کے اور خواہ اخلاقی حالتوں کے متعلق ان کے ناتکمیل نفسوں میں پایا جاتا ہے۔ اسی وجہ سے ان کی نسبت ہمیشہ میری یہ حالت رہتی ہے کہ میں ہمیشہ کسی خدمت دین کے پیش کرنے کے وقت ڈرتا رہتا ہوں کہ ان کو ابتلاء پیش نہ آوے اور اس خدمت کو اپنے پر ایک بوجھ سمجھ کر اپنی بیعت کو الوداع نہ کہہ دیں۔ لیکن میں کن الفاظ سے اس بزرگ مرحوم کی تعریف کروں جس نے اپنے مال اور آبرو اور جان کو میری پیروی میں یوں پھینک دیا کہ جس طرح کوئی ردّی چیز پھینک دی جاتی ہے۔ اکثر لوگوں کو میں دیکھتا ہوں کہ ان کا اول اور آخر برابر نہیں ہوتا اور ادنےٰ سی ٹھوکر یا شیطانی وسوسہ یا بدصحبت سے وہ گر جاتے ہیں مگر اس جوانمرد مرحوم کی استقامت کی تفصیل میں کن الفاظ سے بیان کروں کہ وہ نورِ یقین میں دمبدم ترقی کرتا گیا۔"

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۷، ۸)

حضرت صاحبزادہ صاحب نے ۱۹۰۰ء کے قریب پہلے اپنے ایک شاگرد رشید عبد الرحمٰن کو دو یا تین دفعہ قادیان بھیجا وہ ہر مرتبہ کئی کئی مہینے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت مبارک میں رہے۔ لیکن آخری مرتبہ واپس کابل گئے۔ تو آپ کی گردن میں کپڑا ڈال کر اور دم بند کر کے شہید کر دیئے گئے۔ پھر حضرت صاحبزادہ صاحب خود اکتوبر یا نومبر ۱۹۰۲ء میں حج کے لئے رخصت لے کر قادیان آئے لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ملاقات کے بعد سفر حج کو ملتوی کر کے کئی ماہ تک قادیان میں قیام پذیر رہے۔ آپ صاحب کشف و الہام تھے۔ آپ واپس افغانستان گئے تو امیر کابل نے آپ کو کابل میں بلایا۔ وہاں آپ پر کفر کا فتوےٰ لگایا گیا اور چار مہینے تک قید میں رکھا گیا اس عرصہ میں امیر نے کئی مرتبہ فہمائش کی کہ آپ ان عقائد سے توبہ کر لیں تاکہ رہا کر دیئے جائیں۔ لیکن آپ نے صداقت کو چھوڑنے سے انکار کر دیا۔ اور فرمایا کہ میں اپنے ایمان کو اپنی جان اور ہر ایک دنیوی راحت پر مقدم سمجھتا ہوں بالآخر آپ کو پتھر مار کر شہید کر دیا گیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام پورا ہوا کہ

شاتان تذبحان کلّ من علیہا فان

یعنی تیری جماعت میں سے دو بکریاں ذبح کی جائیں گی۔ اور ہر ایک جو زمین پر ہے آخر فنا ہوگا۔ یعنی بے گناہ اور معصوم ہونے کی حالت میں قتل کی جائیں گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔

"اے عبد اللطیف تیرے پر ہزاروں رحمتیں کہ تو نے میری زندگی میں ہی صدق کا نمونہ دکھایا۔ اور جو لوگ میری جماعت میں سے میری موت کے بعد رہیں گے۔ میں نہیں جانتا کہ وہ کیا کام کریں گے۔"

(تذکرۃ الشہادتین ص۵۸)

بعض دیگر بزرگ

میں نے یہاں صرف دس خاص صحابہ کا ذکر کیا ہے جنہوں نے ابتدائے سلسلہ میں خدمات کیں۔ ان کے علاوہ بھی اور بہت سے بزرگ تھے جن کے کسی قدر حالات دینے کی بھی یہاں گنجائش نہیں۔ ان میں سے چند ایک کے نام یہ ہیں۔

حضرت میر ناصر نواب صاحب۔ حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب۔ حضرت شہزادہ عبد المجید صاحب۔ حضرت صوفی عبد الستار خان صاحب المعروف بزرگ صاحب۔ حضرت شیخ غلام احمد صاحب واعظ۔ حضرت منشی عبد العزیز صاحب اوجلوی۔ حضرت منشی ظفر احمد صاحب۔ حضرت منشی اروڑے خان صاحب۔ حضرت ڈاکٹر عبد الستار شاہ صاحب حضرت خلیفہ نور دین صاحب جمونی۔ حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانی۔ حضرت حکیم فضل دین صاحب بھیروی۔ حضرت قاضی امیر حسین صاحب۔ حضرت مولوی برہان الدین صاحب جہلمی۔ حضرت پیر منظور محمد صاحب حضرت بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی سابق جگت سنگھ۔ حضرت بھائی عبد الرحیم صاحب سابق جگت سنگھ۔ حضرت سید حامد شاہ صاحب۔ حضرت میاں معراج الدین صاحب عمر۔ حضرت حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی۔ حضرت مولوی غلام نبی صاحب مصری۔ حضرت حافظ صوفی غلام محمد صاحب۔ حضرت مولانا امام الدین صاحب گولیکی۔ حضرت مولوی عبد اللہ صاحب سنوری حضرت شیخ حامد علی صاحب۔ حضرت مولوی عبد الرحیم صاحب نیّر۔ حضرت ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب سابق مہر سنگھ۔ حضرت چوہدری نصر اللہ خان صاحب۔ حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال۔ حضرت مولوی عبد الرحیم صاحب درد حضرت حاجی غلام احمد صاحب آف کریام۔ حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی

ان سب کو اور بہت سے اور وں کو اللہ تعالیٰ نے ابتدائی زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غلامی میں داخل ہونے کی توفیق دی۔ اور پھر ان بزرگوں نے اپنی عمریں خدمت دین میں خرچ کیں۔ ان میں سے اکثر صاحب کشف و رویا تھے اور بعض صاحب الہام تھے۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نور کو اپنے اندر جذب کیا اور پھر روحانیت کے آسمان کے تارے بن کر چمکے۔ ان ابتدائی بزرگوں میں سے

حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری حضرت مولوی محمد دین صاحب اور حضرت مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری ابھی خدا کے فضل سے ہم میں زندہ موجود ہیں اور خدمتیں بجا لا رہے ہیں۔

خلافت ثانیہ کا زمانہ۔

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا زمانہ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کے ساتھ ملا ہوا تھا اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا زمانہ شروع ہوا۔ آپ کے وجود میں اللہ تعالیٰ کی بات پوری ہوئی کہ:-

"وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا وہ دنیا میں آئیگا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت اور غیوری نے اپنے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائیگا اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا (اس کے معنے سمجھ میں نہیں آئے) دو شنبہ ہے مبارک دو شنبہ فرزند دلبند گرامی ارجمند، مظہر الاول والآخر۔ مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء جس کا نزول بہت مبارک ہے اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا اور وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ وکان امراً مقضیاً۔"

(اشتہار حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

"وہ اولوالعزم ہوگا اور حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا"

(اشتہار تکمیل تبلیغ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء)

ہم نے ان میں سے ایک ایک بات اپنی آنکھوں کے سامنے پوری ہوتی دیکھ لی۔ آپ نے سکول میں برائے نام تعلیم پائی اور میٹرک بھی پاس نہ کیا لیکن ظاہری اور باطنی علوم سے پُر کئے گئے پچاس سے اوپر نہایت علمی پُر معرفت اور شاندار کتابیں تصنیف فرمائیں۔ ہزاروں تقاریر کیں جن میں علم و معرفت کے موتی بکھیرے قرآن کریم کی تفسیر کی کہ آج تک اس جیسی تفسیر نہیں ہوئی شاید ہزار سے بھی زیادہ مرتبہ سورۃ فاتحہ کی تفسیر فرمائی اور ہر دفعہ نئی۔ یہ تقاریر خطبات جمعہ وغیرہ کی شکل میں الفضل میں چھپی ہوئی ہیں جلسہ سالانہ کی تقاریر پانچ پانچ چھ چھ گھنٹے بھی رہتیں لیکن ایسی خاموشی اور انہماک سے سنی جاتیں کہ گویا سامعین کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں ان تقاریر کے بعد میری زبان پر تو ہمیشہ یہ شعر ہوتا۔

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

یعنے ہائے افسوس آنکھ کے جھپکتے جھپکتے یار کی صحبت ختم ہو گئی۔ پھول کا چہرہ ابھی اچھی طرح نہ دیکھا تھا کہ بہار ختم ہو گئی۔

آپ ۲۵ سال کی نوعمری میں خلیفہ ہوئے لیکن جماعت کی قیادت ایسے طور سے کی کہ ہر مشکل کے وقت اسے نہایت عمدگی سے سنبھالا اور اس کی حفاظت کی اور اسے آگے سے آگے لے گئے۔ انتظامی قابلیت ایسی کہ ۱۹۱۸ء میں صدر انجمن احمدیہ کے مختلف شعبہ جات قائم کئے تا جماعت کی ترقی میں مدد کریں۔

۱۹۳۴ء میں احرار کی شورش کے وقت تحریک جدید کی بنیاد رکھی تا جماعت قربانیوں میں بڑھے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام دنیا کے مختلف گوشوں میں ایسے رنگ میں قائم ہو کہ دنیا کے حوصلے پست ہو جائیں اور وہ جماعت کو نقصان پہنچ سکنے کا خیال اپنے دماغ سے نکال دے ۱۹۵۷ء میں وقف جدید کو شروع فرمایا تا مسیح موعود علیہ السلام کا نام ہمارے ملک کے چپہ چپہ تک پہنچایا جا سکے اور مردہ روحیں زندہ ہوں۔

(باقی)

ولادت

اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے خاکسار کو بھانجا عطا فرمایا ہے یہ بچہ مکرم بشیر احمد صاحب سنوری آف سمہ سٹہ کا نواسہ اور حبیب احمد صاحب سرحدی (مرحوم) کا نواسہ ہے۔

بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے درخواست ہے کہ وہ میرے بھانجے کے نیک اور خادم دین و ملت اور با صحت لمبی عمر ہونے کے لئے خاص دعا فرمائیں

منیر احمد سنوری
(ابن بشیر احمد سنوری آف سمہ سٹہ)

میری بھی سنو بات کہ میں بھی ہوں چمن زاد

مکرم عبدالمنان صاحب ناہید

مانا کہ ہے تزئینِ چمن سے چمن آباد
میری بھی سنو بات کہ میں بھی ہوں چمن زاد

باریک ہے چال اس کی حذر چاہیے اس سے
ہوتی ہے رسا عرش پہ مظلوم کی فریاد

بیکار ہے بیکار ترا عشق کا دعوے
سر مجنوں کا ہے پاس نہ ہے تیشۂ فرہاد

کیا چیز رلاتی ہے تجھے دیدۂ گریاں
دینداریٔ اسلاف کہ اخلاف کا الحاد

آزادیٔ افکار نے ڈالا ہے پس پشت
اللہ کا فرماں بھی پیمبر کا بھی ارشاد

کس سمت کو اس دور کا انسان رواں ہے
ماں باپ کے اطوار سے بیزار ہے اولاد

ناہید ہزار اہلِ بیاں بزم میں آئے
ہر بار مری خامشی کی مجھکو ملی داد

درخواست دعا

خاکسار کی بچی ثمینہ نے ۱۴ سال کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ ختم کیا ہے احباب دعا فرمادیں اللہ تعالےٰ اس کے لئے مبارک کرے اور اس کے حقائق و معارف سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

خاکسار محمد لطیف چغتائی۔ کراچی۔

نوٹ۔ اس خوشی میں مکرم محمد لطیف صاحب چغتائی نے چھ ماہ کے لئے کسی مستحق کے نام الفضل کا منبع جاری کرایا ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ (مینیجر)

۲۔ میرا لڑکا عزیزم سید خالد منظور ایف اے فرسٹ ایئر کا امتحان دے رہا ہے بزرگان سلسلہ درویشان قادیان اور جملہ احباب کرام سے درخواست ہے کہ میرے بیٹے کی امتحان میں کامیابی اور دین و دنیوی ترقیات کے لئے دعا فرمائیں۔ (خاکسار سید محمد منظور احمد انچارج سٹیشن ماسٹر لبنان افغاناں۔ ضلع سیالکوٹ)

۳۔ میری اہلیہ عرصہ تین سال سے سانس کی بیماری میں مبتلا ہے نیز عاجز بھی عرصہ سے پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ احباب میری اہلیہ کی صحت کاملہ اور میری پریشانیوں سے نجات کیلئے دعا فرمادیں۔

(خاکسار۔ ولی محمد۔ ریلوے پمپ ہاؤس پاکپتن ضلع منٹگمری)

۴۔ عاجز اپنے لڑکے ذوالقرنین احمد کو قرآن کریم حفظ کرانے کا ارادہ رکھتا ہے احباب کرام دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ میرے اس ارادہ کو قبول فرماتے ہوئے میرے بچے کو قرآن کریم حفظ کرنے کی توفیق دے۔

خاکسار ولی محمد۔ ریلوے پمپ ہاؤس پاکپتن

نوٹ:۔ مکرم ولی محمد صاحب نے اس سلسلہ میں ایک مستحق کے نام ایک سال کے لئے روزنامہ الفضل کا خطبہ نمبر جاری کرایا ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ (مینیجر)

اذکروا موتٰکم بالخیر

آہ - برادرم شیخ محمد شریف صاحب مرحوم

مکرم عبدالحمید صاحب عاطف —— لاہور

مکرم شیخ محمد شریف صاحب مرحوم ابن حضرت شیخ کریم بخش صاحب مرحوم و مغفور آف کوئٹہ ۲۹ بروز بدھ قریباً ۴½ بجے شام سنتالیس سال کی عمر میں حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے اچانک انتقال فرما گئے انا للہ وانا الیہ راجعون - وفات کے روز یہ خاکسار قریباً پونے دو بجے بعد دوپہر تک ان کے دفتر پرتیس ٹرانسپورٹ کمپنی واقع جنرل بس سٹینڈ بادامی باغ میں مصروف گفتگو رہا - لیکن ان کے چہرے بشرے سے کوئی پریشانی یا گھبراہٹ ظاہر نہیں تھی - اور ہرگز اس بات کا احساس نہ ہوا - کہ یہ ان سے میری آخری ملاقات ہے - اور چند ہی لمحات کے بعد اپنے مولا حقیقی سے ملنے والے ہیں - دو ڈھائی گھنٹہ کی ملاقات میں ہر قسم کی دینی دنیاوی امور کے متعلق باتیں ہوتی رہیں - اپنی رویا سناتے رہے اور ایک تازہ رویا جو منذر پہلو رکھتی تھی - وہ بھی سنائی - اس کے بعد میں ان سے رخصت ہوا اور وہ اپنے گھر سمن آباد روانہ ہو گئے کیا معلوم تھا کہ پھر ان سے ملاقات نہ ہوگی - قریباً سات بجے شام جب میں مسجد دارالذکر میں نماز عشاء اور تراویح کے لئے پہنچا ہی تھا کہ اس حادثہ جانکاہ کا علم ہوا نماز عشاء کی ادائیگی کے بعد فوراً ہی مرحوم کی کوٹھی سمن آباد پہنچا اور دیکھا کہ وہی چہرہ جو پانچ چھ گھنٹے قبل باتوں میں محو تھا اب وہ ہمیشہ کے لئے خاموش ہے - اس طرح معلوم ہوتا ہے - جیسے کوئی سو رہا ہے - آہ - ایک ہمدرد خلائق وجود دوستوں کا خیر خواہ - احمدیت کا فدائی اور اس کے لئے غیرت رکھنے والا - بزرگوں کی عزت کرنے والا - چھوٹوں پر شفقت اور احسان کرنے والا - غریبوں کا حامی - ملازموں کے ساتھ کریمانہ سلوک کرنے والا اپنے بھائیوں پر جان چھڑکنے والا - ایک بے حد خدمت گذار محبت پرور شوہر اور اپنے بچوں کا شفیق باپ ہمیشہ کے لئے جدا ہو گیا - میں نے جسقدر ان کو قریب سے دیکھا اتنا ہی انہیں بلند اخلاق کا حامل پایا - وہ سراپا مہمان نواز تھے کبھی آنے والے کو بغیر خاطر مدارت کے واپس جانے نہیں دیا کرتے وہ دوستوں کے لئے سراسر شفقت اور محبت تھے اور سادگی میں اپنی نظیر نہ رکھتے تھے - غالباً سنہ ۱۹۵۶ء میں پہلی دفعہ ان سے متعارف ہوا - اور جلد ہی ان کا گرویدہ ہو گیا اور اس کے بعد مسجد دارالذکر کمیٹی میں اکٹھے کام کرتے ہوئے آپس میں بہت قریب ہو گئے - مسجد دارالذکر کی تعمیر کے سلسلہ میں ان کی خدمات ایک مقام رکھتی ہیں - عیدین پر اور جمعہ کی نماز کے بعد باقاعدہ طور پر رومال پکڑ کر خدا تعالیٰ کے گھر کی تعمیر کے لئے چندہ فراہم کرنا ان کا ایک معمول ہو گیا تھا - اور اس خدمت میں خاکسار کو بھی شامل فرما لیتے احباب کے گھروں پر راتوں کو جگا جگا کر ان سے تعمیر مسجد کے لئے چندہ کی درخواست کرتے اگر کسی دوست نے اسوقت یہ کہہ دیا کہ شیخ صاحب بھلا چندہ کی فراہمی کا یہ بھی کوئی وقت ہے - تو جواب دیتے کہ دین کی خدمت کے لئے وقت کی کوئی قید نہیں - ہر وقت صدقہ و خیرات کا سلسلہ جاری رکھتے - اور اس میں بخل کو پاس نہ پھٹکنے دیتے کھلے دل سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں مالی قربانیاں کیں - کوئی تحریک ہو - خواہ مرکزی - مقامی یا ہنگامی - فوراً ان کا دست کرم ان کے جیب کی طرف لپکتا - اور چندہ طلب کرنے والے کی جھولی میں ڈال دیتے - میں نے نہیں کبھی دیکھا - کہ کسی حاجتمند کو خالی ہاتھ پھیرا ہو - ان کا یہ اصول تھا - کہ اگر کاروبار میں نقصان ہوتا - تو فوراً دین کے لئے مالی قربانیاں کرنے کے درپے ہو جاتے - تاکہ جو روپیہ نقصان میں ضائع ہو رہا ہے - وہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں کام آئے - اللہ تعالیٰ کی ذات پر کسقدر ایمان اور یقین تھا - وہ اللہ تعالیٰ کی محبت اور عشق رسول میں فنا تھے - حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد سے والہانہ محبت رکھتے تھے شیخ صاحب مرحوم کے کارہائے خیر اور غربا پروری کے واقعات تو لا متناہی ہیں - لیکن چند ایک واقعات بیان کرتا ہوں -

(۱) ایک بڑھیا مائی لطیفن ہر ماہ شیخ صاحب کے پاس آتی - اور پانچ روپے لیجاتی - شیخ صاحب کے ڈرائیور نے پوچھا کہ مائی یہ پانچ روپے کس بات کے تجھے ملتے ہیں کہنے لگی کہ بیٹا شیخ صاحب ۵/- ماہوار ۱۲ سال سے باقاعدہ دے رہے ہیں -

۲ - ایک احمدی دوست انتقال فرما گئے ان کے بچے کی تعلیم کے سلسلہ میں امداد کی ضرورت تھی - مکرم سید بہاول شاہ صاحب فرماتے ہیں - کہ شیخ صاحب اس وقت جلسہ میں موجود تھے - جو مسجد احمدیہ گنج مغلپورہ میں ہو رہا تھا - ان سے عرض کیا گیا - کہ اس بچے کی امداد کی کچھ صورت ہو جائے - تو دریافت فرمایا - کہ کتنی امداد - شاہ صاحب نے جواب دیا کہ مبلغ ۲۰/- ماہوار کافی ہوں گے - شیخ صاحب نے وعدہ فرمایا کہ وہ ہر ماہ ۲۵/- روپے ماہوار اس بچے کو بطور وظیفہ نقد امداد دیا کریں گے جو دیر تک جاری رہا -

۳ - چونکہ ٹرانسپورٹ کا کاروبار تھا - اور بسوں کے حادثات کا ہر وقت خدشہ رہتا تھا - لہذا وہ عموماً لنگر خانہ ربوہ اور نادار مریضوں کے علاج کے لئے فضل عمر ہسپتال میں صدقات بھیجنے کا سلسلہ جاری رکھتے اور درویشان قادیان کی امداد کے لئے بھی رقوم دفتر خدمت درویشان میں بھیجا کرتے - اگر کسی اور کمپنی کی بس کا بھی حادثہ آپ نے اخبار میں پڑھ لیا تو فوراً اپنی بسوں کی طرف سے ۲۵/-، ۳۰/- یا ۵۰ روپے صدقہ کے طور پر مرکز میں بھیج دیتے

۴ - اگر کسی وقت اپنی ٹرانسپورٹ کمپنی کے مقدمات کے سلسلے میں کوئی تاریخ مقرر ہوتی تو فوراً اپنے ملازمین یعنی ڈرائیور یا کلینر کو حکم دیتے - کہ سرگودھا جاتے ہوئے ربوہ میں رقوم صدقات دیتے جاویں اور تاریخ مقدمہ سے پہلے پہلے صدقات پہنچانے میں اہتمام سے کام لیتے - اور اسی طرح اللہ تعالیٰ انہیں کامیابی سے ہمکنار فرماتا

۵ - مسجد دارالذکر کی تعمیر کے سلسلے میں آپ نے وعدہ فرمایا - کہ بہنوئی کے روٹ کے ملنے پر وہ مبلغ ۵۰۰/- فی روٹ مسجد کی تعمیر کے فنڈ میں دیں گے - اور یہ وعدہ بھی آپ نے خوب نبھایا - اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کو روٹوں کے حصول میں کامیابی ہوئی -

۶ - ان کا دفتر پہلے انارکلی میں ہوا کرتا تھا وہاں ایک عورت نے اپنی لڑکی کی شادی کے لئے امداد کی درخواست کی اور فوراً مبلغ ۲۵۰/- روپے اس کے حوالے کر دیئے -

۷ - وفات سے ایک ہفتہ قبل اپنی کمپنی کے ملازموں کے کام کی پڑتال کے سلسلہ میں دورہ پر گئے اور وہاں دیکھا کہ ایک چیکر کے پاس کوٹ نہیں اور سردی شدید ہے - اس لئے مبلغ ۱۰/- روپے دیئے - کہ وہ ایک پرانا کوٹ خرید کر لے لیں -

۸ - کسی نے دریافت کیا - کہ شیخ صاحب آپ کے کتنے بچے ہیں ؟ تو جواب دیا کہ پچاس ساٹھ یعنی اپنے ملازمین کو بھی اپنے بچوں کی تعداد میں شامل کر لیا - کمپنی کے سارے ملازم ان کو بمنزلہ باپ تصور کرتے تھے باوجود ملازمین کی غلطیوں کو دیکھنے کے بھی نظر انداز فرماتے اور الکاظمین الغیظ والعافین عن الناس کے الٰہی حکم کو ہمیشہ مد نظر رکھتے - اپنے ایک ملازم کو معطل کرنے کے احکام لکھ کر دفتر میں دیئے تا کہ وہ بھیجے جائیں - لیکن وفات کے روز قریباً ۲½ بجے بعد دوپہر جب گھر جانے لگے تو اکونٹنٹ کو کہہ گئے کہ وہ احکام ہرگز نہ بھیجے جائیں بلکہ وہ ملازم کام کرتا رہے -

۹ - سلام چلتے کوئی سائل پیسہ مانگتا تو فوراً کچھ نہ کچھ اس کو دیتے -

۱۰ - اگر کسی شخص نے بس کا پاس مانگا تو ہاتھ سے چٹ لکھ دیتے تاکہ بکنگ کلرک اسے فری ٹکٹ جاری کر دے کئی احمدی مستحق احباب کے لئے مستقل پاس جاری کئے ہوئے تھے -

۱۱ - قافلہ درویشان قادیان کی آمد پر اپنی بس ان کو ربوہ تک پہنچانے کے لئے وقف کر دیتے - قافلہ پاکستان کے عازمین قادیان کے احباب کو جودھامل بلڈنگ سے ریلوے سٹیشن لاہور تک اپنی بسوں کے ذریعہ پہنچاتے -

۱۲ - عیدین کے موقعوں پر آپ اپنی بسوں کو سمن آباد و دار اسلامیہ پارک کے احباب کے لئے بھیجتے تاکہ وہ ان بسوں میں منٹو پارک میں جا کر عید آسانی سے ادا کر سکیں اور پھر اپنی بسوں میں اپنے گھروں میں واپس بآرام پہنچ جائیں -

۱۳ - مکرم چوہدری اسد اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے اپنے خطبہ جمعہ مورخہ ۲۳/۱/۶۲ میں جناب شیخ صاحب کی خوبیاں بیان کرتے ہوئے فرمایا - کہ ایک دفعہ میں ان کے دفتر واقع انارکلی میں گیا - اور مرکز کی ایک خاص تحریک کے سلسلے میں چندہ دینے کی تحریک کی - تو دریافت کیا - کہ چوہدری صاحب کتنا چندہ دوں - جواب میں چوہدری صاحب نے فرمایا - کہ شیخ صاحب اگر میں نے تھوڑا طلب کیا اور آپ نے زیادہ دینا تھا - تو آپ کو حصول ثواب سے محروم رکھوں گا - اور اگر میں نے زیادہ مانگا تو شاید آپ نہ دے سکیں یہ سن کر شیخ صاحب نے اپنے سیف کا دروازہ کھولا اور کئی ہزار روپے میرے حوالے کر دیئے جو میری توقع سے بہت زیادہ تھا -

فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کا سلوک میرے ساتھ عجیب سا ہے - اسکے حضور دعاؤں میں مشغول رہتا ہوں - تو فوراً مجھے میری دعاؤں کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے جواب ملتا ہے اور کئی دفعہ تو اس طرح معلوم ہوتا - کہ میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ بالکل بے تکلفانہ انداز سے باتیں کرتا ہوں - عموماً سچی خوابیں آتیں - اگر مبشر خوابیں آتیں تب بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں شکرانہ کے طور پر خرچ کرتے اور اگر منذر خوابیں آتیں تو صدقہ و خیرات سے ان کے بد نتائج کو ٹالنے کی کوشش کرتے - خوابیں تحریر کیا کرتے اور پھر مجھے سناتے اور ہم باہم ان کی تعبیر پر غور کرتے -

اے مرے جانے والے شفیق بھائی !
اللہ تعالیٰ کی ہزاروں ہزار رحمتیں تیری روح اور پھر تیری تربت پر - کہ تو نے اپنے صدق و صفا کے نقوش کو زندہ جاوید کر دیا - لاہور کی جماعت پر جو تیری عدم موجودگی کے سلسلے میں صدمہ ہے وہ کبھی بھلائے نہیں جا سکیں گے - اللہ تعالیٰ تجھے روضہ جنت نصیب فرمائے - آمین
آمین

لا تقنطوا من رحمۃ اللہ

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

لا تقنطوا من رحمۃ اللہ۔ وما ننسخ من ایۃ او ننسھا نات بخیر منھا او مثلھا الم تعلم ان اللہ علی کل شئ قدیر۔

(یعنی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے نا امید مت ہو۔ جب کسی آیت کو ہم منسوخ کر دیں یا بھلا دیں تو اس سے بہتر یا اس جیسی دوبارہ دنیا میں لے آتے ہیں کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ ہر امر پر پورا قادر ہے)

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد رضی اللہ عنہ کا وجود آیت مبشرہ میں سے تھا۔ موصوف کی پیدائش اسی بشارت کے مطابق وقوع میں آئی۔ آپ نے جب ہوش سنبھالا تو اپنے وجود کے ہر جزو کو خدا کی یاد میں منہمک کر دیا۔ یہ انہماک جو آپ میں پیدا ہوا وہ بھی منجانب اللہ تعالیٰ سے تھا۔ جو ہی آپ کا نام قمر الانبیاء رکھا تھا۔ تمام انبیاء خصوصاً سیدنا امامنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بروز حضرت مسیح موعود سے آپ نے نور حاصل کیا۔ اور اس نور سے تمام نوع بشر کو منور کیا اور زندگی کا ہر لمحہ کنتم خیر امت اخرجت للناس کے مطابق بسر کرنے میں منہمک رہے۔ ایسے پاک و نافع الناس وجود کے دنیا سے رحلت فرمانے کے بعد ہر جماعت کے ہر کا دل شدید غم محسوس کرتا ہے۔ مگر جب آیت مذکورہ بالا کی طرف نظر منعطف ہوتی ہے۔ تو دل میں نئے سرے سے امید کی کرن موجزن ہو جاتی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جہاں مایوسی سے منع فرمایا ہے۔ وہاں یہ بھی بشارت دی ہے کہ اس پاک اور نافع وجود کو اپنے حضور بلا لینے کے بعد اس سے بڑھکر یا اس جیسا وجود اس جماعت میں پیدا کرنے پر بھی قادر ہوں۔ بس اس بشارت کے ماتحت جماعت کے ہر فرد کو خدا کی ذات پر امید قوی رکھتے ہوئے خدمت دین کے بجا لانے ہمہ تن وہمہ ساعت اپنے کو معروف رکھنا چاہیئے۔ بلکہ اس درجہ معروفیت ہو کہ فنا فی الاحکام کا مرتبہ حاصل ہو جائے۔

حکیم سید عبد الہادی بہاری عفی اللہ عنہ معرفت حفیظ الرحمٰن۔ شاہی بازار پرانا سکھر۔ سندھ

اساتذہ جامعہ احمدیہ کی تعزیتی قرارداد

جامعہ احمدیہ ربوہ کے اساتذہ کا یہ ہنگامی اجلاس عزیز مشہود احمد کی ناگہانی وفات پر دلی رنج و افسوس کا اظہار کرتا ہے۔ عزیز کی وفات ایسی حالت میں ہوئی ہے۔ جبکہ اسکے والد اعلائے کلمۃ اللہ کی خاطر میدان جہاد میں گئے ہوئے ہیں۔ اسی وجہ سے عزیز کی یہ وفات اور بھی زیادہ تکلیف دہ ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مکرم سید مسعود صاحب اور ان کی بیگم صاحبہ اور دیگر افراد خاندان کو صبر کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے فضل سے انہیں نعم البدل عطا فرمائے۔ اور عزیز کی وفات کو ان کی درجات کی بلندی کا ذریعہ بنائے۔ آمین

(قائمقام پرنسپل جامعہ احمدیہ)

قیادت تربیت

صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ضروری گذارش

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کرام سے گذارش ہے کہ وہ اپنے حالات قلمبند فرما کر دفتر انصار اللہ مرکزیہ میں ارسال فرمائیں۔ اسی طرح سلسلہ کے علماء بھی اپنے حالات تحریر فرما دیں۔ جماعت احمدیہ کے امراء و پریذیڈنٹ صاحبان یہ ثواب کے کام میں تعاون فرما کر ممنون فرمائیں کہ وہ اپنی جماعتوں میں صحابہ کرام کے حالات لکھوا کر ارسال فرما دیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ

(قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

٭ خاکسار کے برادر نسبتی منیر احمد صاحب بھٹی ابن مکرم قاضی بشیر احمد صاحب بھٹی کو اللہ تعالیٰ نے کیمپل پور یونٹ ۱ میں چوتھا فرزند عطا فرمایا ہے۔ زچہ کی حالت بڑی تشویشناک ہے بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو خادم دین بنائے اور لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور اسکی والدہ محترمہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین (خادم حسین کپتان فیکٹری ایریا۔ ربوہ)

پتہ جات مطلوب ہیں

٭ مندرجہ ذیل احباب جہاں کہیں بھی ہوں اپنے موجودہ مکمل ایڈریس سے نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں اور اگر کسی دوسرے دوست کو ان میں سے کسی کے متعلق علم ہو۔ تو نظارت ہذا کو مطلع فرما دیں۔ اور اگر کسی دوسرے دوست کو ان میں سے کسی کے متعلق علم ہو تو نظارت ہذا کو ان کے موجودہ پتہ سے آگاہ فرما دیں"۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

۱۔ سید سرفراز علی صاحب پٹواری نہر گڑھ مہاراجہ۔ ضلع جھنگ
۲۔ بابو غلام رسول صاحب سگنیلر نہر بنگلہ نصرانہ ضلع جھنگ
۳۔ چوہدری فضل الٰہی صاحب ڈسپنسر حویلی بہادر شاہ ضلع جھنگ۔
۴۔ منیر احمد صاحب پٹواری مال بمقام میر نبیوالہ ضلع جھنگ
۵۔ ناصر احمد صاحب ڈسپنسر اسماعیل آئی ہاسپٹل شجاع آباد ضلع ملتان
۶۔ چوہدری عبد الماجد صاحب اوورسیر نہر بنگلہ میراں پور تحصیل لودھراں
۷۔ چوہدری ظفر علی صاحب اوورسیر نہر قصبہ سڑل تحصیل و ضلع ملتان
۸۔ محمد وارث صاحب چک ۳۲/W.B ضلع ملتان
۹۔ عبد المجید صاحب ولد ولی محمد صاحب چک ۱۱/م ضلع ملتان
۱۰۔ سلطان احمد صاحب چک ۲۱/ج ب ڈاکخانہ ۲۵۲/ج ب ضلع لائلپور

امتحان انصار اللہ سہ ماہی اول

تاریخ امتحان ۱۳/۳/۶۷ء بروز جمعہ برائے ربوہ ۱۵/۳/۶۷ء بروز اتوار برائے بیرونجات۔

نصاب معیار اوّل :۔ (ا) ضرورۃ الامام (ب) ترجمہ نماز
(ج) دس شرائط بیعت

معیار دوم :۔ (ا) ترجمہ نماز (ب) ضرورۃ الامام کا مضمون زبانی سنکر
(ج) دس شرائط بیعت زبانی سنکر۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری دادی جان کو کافی دنوں سے بخار ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔ نیز خاکسار عرصہ تین سال سے محکمانہ مقدمہ میں مبتلا ہے احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس مقدمہ سے نجات دلائے اور پریشانیوں کو دور کرے۔ خاکسار صدیق احمد جان منٹگمری لاہور

۲۔ مکرم چوہدری تندرست اللہ صاحب ابنالوی نقیب مسجد احمدیہ و سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سمندری ضلع لائلپور نے مکان کے متعلق اپیل کی ہوئی ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ انہیں اس مقدمہ میں کامیابی عطا فرمائے۔ (چوہدری عبد الکریم خان شاہد کالا گرائیں۔ سمندری ضلع لائلپور)

۳۔ میرے دونوں بچے عزیزان عبد الماجد عبد الباسط منڈی میں عرصہ دو سال سے مقیم ہیں پچھلے دنوں عزیزم عبد الماجد کو ایک حادثہ پیش آگیا تھا احباب سے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ دونوں بچوں کو خیریت سے رکھے اور اپنی برکات عطا فرمائے

اہلیہ مولوی غلام مصطفیٰ مرحوم گوجرانوالہ

۴۔ میری والدہ صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر حبیب اللہ خان صاحب ابو حنیفی کچھ عرصہ سے بیمار ہیں جسم میں درد ہوتا رہتا ہے احباب جماعت سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کامل عطا فرما وے۔ آمین

والسلام خاکسار محمد شریف خان ابو حنیفی ایم ایس سی لیکچرار شعبہ علم الحیات تعلیم الاسلام کالج ربوہ

۵۔ عاجز راقم نے اس ماہ رمضان میں قرآن شریف حفظ کرنا شروع کیا ہے میری کامیابی کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس نعمت سے مجھے بھی سرفراز فرما دے۔ آمین

قریشی محمد حنیف قمر سائیکل سیاح اندرون ٹوپی مرداں

۶۔ میرے لڑکے ملک عبد الحفیظ کی بیوی انور ساجدہ بیمار رہتی ہے سب احمدی دوستوں سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت عطا فرمائے (ملک اللہ رکھا لاہور)

۷۔ خاکسار ان دنوں ایک عارضی ڈیوٹی کے لئے لاہور سے قلات گیا ہوا ہے۔ دعا فرمائی جاوے کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں ہر آن میرا حافظ و ناصر ہو۔ اور میری مشکلات اور پریشانیاں دور فرمائے

(محمد سلیمان خان ریسٹ ہاؤس قلات)

پودوں کے متعلق سائنس کے محیر العقول انکشافات

مغربی پاکستان میں مسلسل شدید سردی کے باعث ترکاریوں۔ چارے۔ پھلوں اور ترشاوہ پھلوں کے پودوں کو خاصا نقصان پہنچا ہے اور اگر موسم میں چند دنوں میں کوئی خوشگوار تبدیلی نہ ہوئی تو گندم کی فصل کو بھی نقصان پہنچنے کا احتمال ہے۔

ہر پودا اور ہر پھل ایک خاص موسم میں ہی پیدا ہوتی ہے اور خاص موسمی حالات ہی میں پروان چڑھتا ہے لیکن ہر ایک میکانیکی عمل نظر آتا ہے سائنس نے درختوں کی پرداخت کے بارے میں محیر العقول انکشافات کئے ہیں اور بتایا ہے کہ سائنسی ذرائع استعمال کر کے درخت کو سدا بہار بنایا جا سکتا ہے سچ تو یہ ہے کہ سائنس معاونت نہ کرتی تو پھلوں کی بے شمار قسمیں کبھی پیدا نہ ہوتیں چند گنے چنے پھول رہ جاتے جو صرف بہار میں کھلتے ہیں سال کا باقی حصہ سپاٹ اور بے رنگ ہوتا اب تو سائنس نے ایک قدم اور آگے بڑھایا ہے اور ایسے اسباب مہیا کر دیئے ہیں جن کے سہارے جب چاہیں درخت اگا لیں اور پھر ان کے قد، قامت رنگ اور خواص میں تبدیلی کر لیں ماہرین نباتات کو یہ بات تو ۱۹۲۰ء سے معلوم ہے کہ بعض پودے ایسے ہیں کہ اگر انہیں ہر روز ایک مقررہ وقت تک روشنی سے بچائے رکھا جائے تو وہ معینہ مدت سے پہلے ہی پھول دینے لگتے ہیں اس سے نتیجہ اخذ کیا گیا کہ پودوں میں کوئی ایسی شے موجود ہے جو روشنی سے محروم ہوتی ہے تو اسے یہ محسوس ہونے لگتا ہے کہ دن چھوٹے ہو رہے ہیں اور سردیاں آرہی ہیں اس لئے سرما سے پہلے پہلے پھول کھل جانے چاہئیں یہ اس غیر مرئی احساس کا نتیجہ ہے کہ پودا بے موسمی پھل دینے لگتا ہے۔

ماہرین کے لئے اس میکانیکی عمل کی تشریح کرنا مشکل تھا چنانچہ تجربات کا سلسلہ شروع ہوا سب سے پہلے ایک قسم کے پودوں پر روشنی کے الگ الگ رنگ منعکس کئے گئے۔ کئی رنگوں کا کوئی اثر نہ ہوا لیکن جب سرخ روشنی ڈالی گئی تو ڈرامائی نتائج برآمد ہوئے پودوں کا ردعمل بڑا سریع تھا چودہ گھنٹے تاریکی میں رہنے کے بعد جب صرف ۳۰ سیکنڈ تک ان پر سرخ روشنی پڑی تو ان میں نمایاں تبدیلی آنے لگی پودوں نے "سمجھا" کہ نیا دن چڑھ آیا اسی اعتبار سے ان کی نمو اور پرداخت کی رفتار بھی بدل گئی اس سے پتہ چلا کہ سرخ روشنی کا پودوں پر خاص اثر ہوتا ہے سائنس دانوں نے اس کے بعد ایک پودے کی جڑیں لیں اور ان سے تمام رس نکال لیا پھر اس رس کے مختلف اجزا الگ کئے اور ہر جزو پر سرخ روشنی کے اثرات کا مطالعہ شروع کیا ایک جزو میں جس میں پروٹین تھا اس نے سرخ روشنی کا اثر قبول کیا یہی جزو پودوں کی پرداخت کا محرک ہے اس جزو پر جب سرخ روشنی پڑتی ہے تو اس کی کیمیاوی ہیئت بدلنے لگتی ہے اور جب روشنی ختم ہو جائے تو عمل معکوس شروع ہو جاتا ہے اور جزو اپنی اصلی حالت پر چلا جاتا ہے یہ سارا عمل قریباً ۱۲ گھنٹوں میں مکمل ہوتا ہے صبح جب سرخ کرنیں پتیوں پر پڑتی ہیں تو اس کا روشنی سے متاثر ہونے والا مادہ متغیر ہو کر نئی صورت اختیار کر لیتا ہے اور غروب آفتاب تک اسی حالت میں رہتا ہے یہ کیفیت پودے کو اس کی کیمیاوی زبان میں بتاتی ہے کہ دن کب شروع ہوا اور کب ختم ہوا۔

اور اسی طرح یہ کہ اب کونسا موسم ہے سائنس دانوں نے ان انکشافات کی صحت جانچنے کے لئے یہ کیا کہ رات بھر وقفوں سے پودوں کو سرخ روشنی کی خوراک پلاتے رہے انہیں احساس دلاتے رہے کہ موسم کے برعکس رات چھوٹی ہے چنانچہ اس طرح وہ پودوں میں صحیح موسم سے مہینوں پہلے پھول کھلانے میں کامیاب ہو گئے یہی نہیں انہوں نے پودوں کے قد و قامت کے تعین میں بھی کامیابی حاصل کر لی۔ بلوط کا درخت یوں تو آسمان سے باتیں کرتا ہے لیکن سائنس نے اسے آٹھ انچ کی بلندی سے آگے بڑھنے سے روک دیا ہوا یوں کہ چار برس تک بلوط کے اس درخت کو اشاروں کے ذریعہ یہ دھوکا دیا جاتا رہا کہ ابھی موسم سرما ہے بڑھنے پھیلنے کا وقت نہیں آیا بلوط بھی سمجھا اور وہ صرف آٹھ انچ کا رہ گیا لیکن اسی دوران میں اس کے بھائی بند بلوط بیس بیس فٹ اونچے ہو گئے۔ پودوں کی نمو میں جو داؤ کام آتا ہے اس کی دریافت علم نباتات میں انقلاب آفریں ثابت ہو گی فصلیں قلیل مدت میں اگانا اور انہیں پروان چڑھانا ممکن ہو گا اسی طرح پودوں کو موسمی شدائد اور ناسازگاری سے بھی بچایا جا سکے گا گرما اور سرما کی شدت کے ہوا اور اثر انداز ہو سکے گی مختلف موسموں میں حسب خواہش ہر فصل پیدا کی جا سکے گی اور پودے کو تباہی سے محفوظ رکھا جا سکے گا۔

(بشکریہ امروز)

امانت تحریک جدید کی اہمیت

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں

"یہ چیز چندہ تحریک جدید سے کم اہمیت نہیں رکھتی اور پھر اس میں سہولت ہے کہ اس طرح تم پس انداز کر سکو گے اور اگر کوئی شخص اپنے عمل سے ثابت کر دیتا ہے کہ اس کے پاس جتنی جائداد ہے اتنی ہی قربانی کی روح اس کے اندر موجود ہے تو اس کا جائداد پیدا کرنا بھی دین کی خدمت ہے اور اس کا دنیا کمانے میں وقت لگانا نماز سے کم نہیں یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ چندہ نہیں اور نہ ہی چندہ میں وضع کیا جا سکتا ہے یہ سلسلہ کی اہمیت اور شوکت اور مالی حالت کی مضبوطی کے لئے جاری رہے گی۔

غرض یہ تحریک ایسی اہم ہے کہ میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں تو ان سب میں امانت فنڈ کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ

امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے،

کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالنے والے ہیں۔

اب جو نیا فتنہ اٹھا تھا اس نے بھی اگر زور نہیں پکڑا تو در حقیقت اس میں بہت حصہ تحریک جدید کے امانت فنڈ کا بھی ہے پس ہر احمدی جو ایک پیسہ بھی بچا سکتا ہو اسے چاہیئے کہ یہاں جمع کرائے یاد رکھو کہ یہ غفلت اور سستی کا زمانہ نہیں یہ مت خیال کرو کہ اگر آج نہیں تو کل ثواب کا موقعہ مل سکے گا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی ہے ایک زمانہ ایسا آئے گا جب توبہ قبول نہ کی جائے گی اور مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق بھی ہے پس ڈرو اس دن سے کہ جب تم کہو گے کہ ہم جان و مال دینا چاہتے ہیں مگر جواب ملے کہ اب قبول نہیں کیا جا سکتا"

(افسر امانت تحریک جدید)

دعائے مغفرت

خاکسار کی والدہ غلام فاطمہ صاحبہ ۳۱ جنوری ۶۲ء مطابق ۲۵ رمضان کو صرف ۸ گھنٹے بیمار رہ کر انیس شب اپنے مولائے حقیقی سے جا ملیں۔ بیماری کی حالت میں بھی تمام نمازیں ادا کیں یکم فروری ۶۲ء کو مکرم مولوی عزیز الرحمن صاحب منگلا مربی سلسلہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور دفن کرنے کے بعد مکرم حافظ غلام حسین صاحب معلم نے دعا کرائی۔

والدہ صاحبہ نے خاکسار کے ساتھ جولائی ۱۹۵۷ء میں بیعت کی۔ ہر روز عشا کی نماز کے بعد دو نفل حضور ایدہ اللہ کی صحت کے لئے اور دو نفل مبلغین سلسلہ کے لئے پڑھا کرتی تھیں۔ خاکسار سے روزنامہ الفضل ہمیشہ بلند آواز سے پڑھواتیں اور سب سے پہلے حضور ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق پوچھتیں اور دعا کرتیں امی جان کو ہمیشہ سچی خوابیں آتی تھیں اور پورے ہوتی دیکھ کر کنبہ کے تمام افراد بر ملا کہہ اٹھتے کہ یہی نور ہے جو احمدیت سے ملا

احباب جماعت والدہ صاحبہ کی مغفرت کے لئے دعا فرمادیں (محمد بخش پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک بھٹیاں)

ربوہ میں عید الفطر کی مبارک تقریب نماز عید محترم مولانا شمس صاحب نے پڑھائی

تبلیغ اسلام کے ضمن میں روزوں سے حاصل ہونے والے روحانی اسباق پر ایمان افروز خطبہ

ربوہ ـــــ مورخہ ۱۵ ر فروری ۱۹۶۲ء مطابق یکم شوال ۱۳۸۱ھ بروز شنبہ مسجد مبارک میں ۹ بجے صبح اہل ربوہ نے محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی اقتدا میں عید الفطر کی نماز ادا کی اس موقع پر لاہور۔ سرگودہا۔ لائل پور چنیوٹ۔ احمد نگر اور متعدد دیگر مقامات سے بھی بہت سے احباب تشریف لائے ہوئے تھے نہ صرف مسجد نمازیوں سے پوری طرح بھری ہوئی تھی بلکہ مسجد سے باہر بھی دور تک صفیں بنی ہوئی تھیں ـــــ نماز کے بعد محترم مولانا شمس صاحب نے خطبہ دیتے ہوئے حقیقی عید اور اس کی غرض و غایت پر بہت عمدہ پیرائے میں روشنی ڈالی اور فریضۂ تبلیغ کے ضمن میں رمضان سے حاصل ہونے والے روحانی اسباق بیان کر کے احباب کو توجہ دلائی کہ وہ ان اسباق سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا کر رمضان کی برکات سے مستقل طور پر بہرہ ور ہونے کی کوشش کریں اور اس طرح اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی حاصل کر کے اپنے مقصد حیات میں کامیاب و فائز المرام ہوں۔

آپ نے فرمایا کہ آج عید کا دن ہے یہ عید اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں رمضان کے روزے رکھنے کے بعد یکم شوال کو منائی جاتی ہے اور مقصد اس سے یہ ہوتا ہے کہ حقیقی مومن اس بات پر خوشی منائیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں رمضان کی برکات سے مستفیض ہو کر اپنے اندر ایک پاک تبدیلی پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ سو عید انہی لوگوں کے لئے ہے جنہوں نے فی الحقیقت رمضان سے اس رنگ میں فائدہ اٹھایا جو فائدہ اٹھانے کا حق تھا جنہوں نے رمضان سے فائدہ نہیں اٹھایا وہ ظاہری طور پر لاکھ خوشی منائیں وہ عید کی حقیقی خوشی میں حصہ دار نہیں بن سکتے کیونکہ حقیقی خوشی تو دل کی خوشی ہوتی ہے اور دل کی خوشی اطمینان قلب کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی اور یہ اطمینان میسر نہیں آ سکتا جب تک انسان اللہ تعالیٰ کے احکام کی پیروی کرتے ہوئے رمضان اور اس کی عظیم الشان برکات سے پورے طور پر مستفیض نہ ہو اور اسے یہ یقین نہ ہو جائے کہ اس کا خدا اس سے راضی ہو گیا ہے۔ پس حقیقی عید اسی کی ہے جس نے اس رنگ میں رمضان گزارا کہ اسے حقیقی توبہ کی توفیق ملی اور اس نے اپنے خدا کو اپنے سے راضی کر لیا۔

خطبہ جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس روز سعید کو کہ جس روز انسان کو حقیقی توبہ کی توفیق ملے جمعہ اور عیدین سے بھی بڑھ کر مبارک اور خوشی کا دن قرار دیا ہے کیونکہ جس روز انسان کو گناہوں کو اس اقرار کے ساتھ ترک کرنے کی توفیق مل جائے کہ بعد اس کے کہ وہ آگ میں بھی ڈالا جائے تب بھی وہ ہرگز ہرگز گناہوں کا ارتکاب نہیں کرے گا اس سے بڑھ کر خوشی کا دن انسان کیلئے اور کوئی نہیں ہو سکتا اس موقع پر مکرم شمس صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وہ پُر معارف ملفوظات بھی پڑھ کر سنائے جو الفضل مورخہ ۱۵ ر فروری ۱۹۶۲ء میں شائع ہو چکے ہیں اور جس میں حضور علیہ السلام نے اس امر پر روشنی ڈالی ہے کہ انسان کی توبہ کا دن عیدین سے بھی بڑھ کر مبارک اور خوشی کا دن ہوتا ہے یہ ملفوظات سنانے کے بعد آپ نے فرمایا رمضان اپنی عظیم الشان برکتوں کے ساتھ اسی لئے آیا تھا کہ ہم میں سے ہر ایک کو حقیقی توبہ کا دن میسر آئے اور ہم اللہ تعالیٰ کے حضور سرخرو ہو کر اپنے مقصد میں کامیاب و فائز المرام ہوں۔ جنہیں رمضان میں حقیقی توبہ کی توفیق ملی وہ خوش قسمت ہیں اور آج عید در اصل انہی کی عید ہے لیکن جنہوں نے رمضان اور اس کی عظیم الشان برکات سے فائدہ نہیں اٹھایا انہیں چاہئے کہ وہ اب وہ دن حاصل کرنے کی کوشش کریں کہ جو حقیقی معنوں میں توبہ کا دن قرار پا کر ان کے لئے عیدین سے بھی بڑھ کر مبارک اور خوشی کا دن قرار پا سکے۔

آخر میں محترم شمس صاحب نے یہ واضح کیا کہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو اس غرض سے قائم فرمایا ہے کہ تا دنیا کی تمام قوموں کو توحید کی طرف کھینچے اور انہیں دین واحد پر جمع کرے۔ آپ نے اس مقصد کے پیش نظر ان روحانی اسباق پر روشنی ڈالی۔ جو رمضان کے روزوں میں ہمیں دئے گئے ہیں اور خصوصاً تبلیغ کی ادائیگی میں ہمارے لئے ممد ہو سکتے ہیں۔ اس تعلق میں آپ نے حسب ذیل پانچ اسباق بیان فرمائے:-

۱۔ رمضان کے روزے بطور ٹریننگ یعنی مشق کے تھے۔ جن سے ایک غرض حصول تقویٰ تھی اور جیسا کہ روزوں کا حکم دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ان کی غرض لعلکم تتقون بیان فرمائی ہے کہ انسان ہر قسم کے گناہوں سے بچے اور اللہ تعالیٰ نے جن باتوں کے کرنے کا حکم دیا ہے وہ بجا لائے اور ظاہر ہے کہ نصیحت اور تبلیغ درحقیقت اسی کی مؤثر ہو سکتی ہے جو متقی ہو۔

۲۔ روزوں میں ایک سبق یہ دیا گیا ہے کہ دوسروں کے ساتھ حسن اخلاق سے پیش آؤ۔ اگر کوئی تمہیں گالی دے یا تم سے لڑے تو تم اسے کہہ دو کہ اِنّی صائم میں روزے دار ہوں۔ میں نہ تمہیں گالی دوں گا۔ اور نہ تم سے لڑوں گا اس طرح ہمیں مہینہ بھر روزہ دار رکھ کر اپنے غصہ کو ضبط اور اپنے نفس پر قابو رکھنے کی مشق کرائی گئی تا وہ اس مشق کے بعد ہمیشہ ایسے ہی اعلیٰ اخلاق ظاہر کرے۔ جیسے اس نے روزہ کی حالت میں ظاہر کئے تھے۔ پس جب تبلیغ اور تو سختی کا رویہ اور بد اخلاقی کا حسن سلوک اور اعلیٰ درجہ سے جواب دو۔ اگر ہم اس سبق کو ہمیشہ یاد رکھیں تو نرمی اور حسن خلق ہماری فطرت ثانیہ بن سکتے ہیں جو بہرحال کامیاب تبلیغ کے لئے ضروری ہیں۔

۳۔ ماہ رمضان میں طلوع فجر سے غروب شمس تک ہر قسم کی کھانے پینے کی چیزوں سے رک رہنے میں یہ سبق دیا گیا ہے۔ کہ اگر اللہ تعالیٰ کے دین کی اشاعت کے لئے اخراجات کی ضرورت ہو اور وہ اتنی ہو کہ بھوک برداشت کرنے سے پورے ہو سکیں۔ تو ان اخراجات کو پورا کرنا چاہئے۔

۴۔ رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف اختیار کرنے میں یہ سبق دیا گیا ہے کہ جیسے معتکف اپنے اہل و عیال یعنی بیوی بچوں سے علیحدگی اختیار کر کے خدا تعالیٰ کے گھر یعنی مسجد میں ڈیرا لگا لیتا ہے اور لغاتی کتب میں یوم کا لفظ بکثرت سال کے معنوں میں بھی اور انبیاء نبی اسرائیل کے صحیفوں میں بھی استعمال ہوا ہے اور بعض علماء نے ایک دو تین دن اعتکاف بیٹھنا بھی جائز قرار دیا ہے جس سے یہ سبق حاصل ہوتا ہے۔ کہ اگر اللہ تعالیٰ کے دین کی اشاعت کی خاطر ایک سال دو سال تین سال حتیٰ کہ دس سال تک بھی بیوی کو اپنے خاوند سے اور والدین کو اپنے بیٹے سے اور بیٹے کو اپنے والدین سے اور خاوند کو اپنے بیوی بچوں سے جدا ہو کر باہر ممالک میں رہنا پڑے تو وہ اس جدائی کو برداشت کریں۔

۵۔ پھر رمضان میں دعاؤں کا بکثرت موقع ملتا ہے اس طرح دعا کرنے کی مشق ہوتی ہے تاکہ ہم رمضان کے بعد دعا کا سلسلہ جاری رکھیں۔ اور تمام قوموں کو دین واحد پر جمع کرنے کا جو عظیم الشان کام جماعت احمدیہ کے قیام کا مقصد قرار دیا گیا ہے۔ وہ پورا نہیں ہو سکتا جب تک کہ ہم دعا کو اپنی عادت نہ بنالیں اللہ تعالیٰ ہمیں اس مقصد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

الغرض رمضان کے روزوں کی حکمت آنحضرت نے یہ بیان فرمائی ہے۔ من قام رمضان ایمانا و احتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ پس حقیقی عید انہی کی ہے جنہوں نے خدا تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کی۔

درس قرآن مجید کا دور مکمل ہونے پر اجتماعی دعا

ربوہ۔ نظارت اصلاح و ارشاد کے زیر اہتمام مسجد مبارک میں یکم رمضان المبارک سے پورے قرآن مجید کا جو خصوصی درس ہو رہا تھا اس کا دور ۲۹ ر رمضان المبارک ۱۳۸۱ھ مطابق ۴ ر فروری ۱۹۶۲ء بروز جمعۃ المبارک ۴½ بجے نماز عصر سے قبل مکمل ہو گیا۔ اس روز آخری پارہ کا درس محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے دیا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد کی تعمیل میں کہ جو آخری پارہ کا درس دیں وہی اجتماعی دعا بھی کرائیں درس کے اختتام پر محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے اجتماعی دعا کرائی۔

درس اور اجتماعی دعا میں ہزارہا احباب جماعت نے شرکت کی سعادت حاصل کی اس موقع پر ہزاروں عورتوں۔ مردوں اور بچوں نے مل کر اللہ تعالیٰ کے حضور دنیا میں غلبۂ اسلام، سلسلہ احمدیہ کی روز افزوں ترقی اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے درد و سوز سے دعائیں کیں۔ یہ دعا ایک خاص شان کی حامل تھی اور اپنے اندر ایک خاص اثر و جذب لئے ہوئے تھی۔

درخواست دعا

خاکسار کے والد صاحب محترم مرزا محمد عبد اللہ صاحب وفادار درویش قادیان کو جلسہ سالانہ کے بعد پیشاب کی کثرت اور بائیں ران میں درد تھا۔ اب اس درد کی ٹیسیں بائیں پاؤں کے انگوٹھے سے گردن تک شدت اختیار کرتی جا رہی ہیں جس کی وجہ سے چیخیں بے اختیار نکل جاتی ہیں۔
آج انہیں میو ہسپتال میں داخل کروانے کے لئے لاہور لے جایا جا رہا ہے جملہ احباب سے کلی شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

مرزا عبد الرشید
وکالت دیوان ربوہ